اردو ادب کے فروغ میں آزاد کشمیر کی صحافت کا کردار

ڈاکٹر محمد جاوید،اسسٹنٹ پروفیسر آزاد جموں وکشمیر یونی ورسٹی مظفر آباد
ڈاکٹر راحیلہ بی بی،اسسٹنٹ پروفیسر،شہید بے نظیر بھٹو خواتین یونی ورسٹی پشاور

Abstract:
This research paper attempts to explore the different layers of journalism through print media. The state of Jammu and Kashmir has always had a unique status in the sub-continent due to its civilization and culture, academic traditions and geographical features. In the academic traditions of Kashmir, journalism and the literary contributions of journalism have always been prominent and strong - after the partition of 1949. Eminent journalists and literary figures from Srinagar, Poonch and Jammu laid the foundation for a strong tradition of journalism in Azad Kashmir - Urdu journalism spared no effort in promoting Urdu literature with political and social issues.
Newspapers and issues like Azad Kashmir Poonch, Pak Kashmir preferred to publish poetry and prose works of new writers. Today, almost all the newspapers published from Azad Kashmir are playing their part in promoting literature in the best possible manner .

Key words: Literature, Journalism, Newspaper, Poetry, Prose

ریاست جموں و کشمیر جہاں علم و ادب کے حوالے سے درخشاں روایات کی حامل ہے وہیں اس کی صحافتی روایات ہندوستان کے کسی بھی دوسرے حصے سے کم نہیں رہیں۔ریاست کی صحافتی تاریخ اس کی علمی روایت کے ساتھ ساتھ ارتقائی عمل سے گزری ہے۔۱۹۴۷ء میں مجاہدین کے ہاتھوں آزاد ہونے والے آزاد کشمیر کی صحافتی روایات ماضی کے ریاست جموں و کشمیر سے جڑی ہیں۔۱۹۴۷ء کی تقسیم کے بعد بہت سے اخبار نویس اور اخبارات کے ناشرین سیاسی اور صحافتی آزادی چھن جانے کے بعد جموں، سری نگر اور پونچھ وغیرہ سے ہجرت کر کے پاکستان آئے۔ ان لوگوں نے آزاد کشمیر اور پاکستان کی آزاد فضا میں حق و صداقت اور آزادی کشمیر کے مقصد کے حصول کے لیے اخبارات و جرائد کے اجرا کا آغاز کیا۔ معروف محقق اور شاعر ڈاکٹر صابر آفاقی نے ان آنے والے صحافتی افراد کو یوں منقسم کیا ہے۔

سری نگر کشمیر سے آنے والے زیادہ تر لوگوں نے مظفرآباد میں سکونت اختیار کی۔ ان میں غلام احمد کشفی کا نام سب سے زیادہ معروف ہے۔ کشفی مشہور صحافی اور ادیب تھے۔ یہ مظفرآباد آنے کے بعد ہفت روزہ"ہمارا کشمیر "نکالتے رہے۔ ایک اور اہم نام احمد شمیم کا ہے جنھوں نے ادبی و صحافتی حلقوں میں بڑا نام کمایا۔ یہ آزاد کشمیر کے تعلقات عامہ سے بھی وابستہ رہے۔ علاوہ ازیں کشمیر سے آنے والوں میں میر عبدالعزیز کا نام بھی اہم ہے۔ یہ اردو اور کشمیری زبانوں کے نامور شاعر، ادیب اور صحافی تھے۔ یہ ہفت روزہ" انصاف "شائع کرتے تھے۔ مظفرآباد کے اہم صحافی قلم کاروں میں محی الدین قمر قمرازی، خواجہ عبدالصمد وانی، طاؤس بانہالی کشمیری، شمس کاشمیری، غلام علی بلبل، جی ایم میر، یوسف صراف، عبدالحفیظ سالب، ڈاکٹر یوسف بخاری اور ڈاکٹر رشید احمد شامل ہیں۔ ان لوگوں نے نہ صرف آزاد کشمیر بلکہ پاکستان کے ادبی اور صحافتی حلقوں میں بڑا نام کمایا۔

دوسرا گروہ ان لوگوں پر پھیلا ہوا ہے جو جموں سے ہجرت کر کے آزاد کشمیر اور پاکستان میں آباد ہوئے۔ ان شخصیات کا شمار بھی ادبی اور صحافتی حلقوں میں بہت اہم ہے۔ ان میں سب سے اہم نام حبیب کیفوی کا ہے۔ جو" کشمیر میں اردو "کے خالق ہیں۔ آپ نامور ادیب اور محقق پنڈت دتاتریہ کیفی کے شاگرد بھی رہے۔ عبدالحمید نظامی بھی صحافی اور ترجمہ نگار رہے۔ ہدایت اللہ اختر شاعر اور افسانہ نویس تھے۔ آذر عسکری مزاح گو شاعر، ادیب اور صحافی تھے۔ یہ اردو، فارسی اور کشمیری کے عالم تھے۔ قدرت اللہ شہاب بھی جموں سے آکر پاکستان میں آباد ہوئے۔ مرحوم خورشید الحسن خورشید بھی ادیب تھے۔ ان کی بیگم ثریا خورشید نے" بانہال کے اس پار "لکھ کر خوب صورت سفر نامہ پیش کیا۔

مہاجرین اہل قلم اور صحافی حضرات کا تیسرا گروہ پونچھ کے لوگوں پر مشتمل ہے۔ ان میں سب سے اہم اور قابل ذکر نام چراغ حسن حسرت کا ہے۔ یہ معروف ادیب، شاعر اور صحافی تھے۔" مردم دیدہ "،"پنجاب کا جغرافیہ"،" پربت کی بیٹی "اور" حرف و حکایت "ان کی اہم تصانیف ہیں۔ فکاہیہ کالم نگاری کے حوالے سے بھی جانے جاتے ہیں۔ آپ روزنامہ" امروز "کے مدیر بھی رہے۔ آپ کے دونوں بھائی سراج الحسن سراج اور ضیاء الحسن ضیا صحافی اور شاعر تھے۔ دیگر ناموں میں پروفیسر جیلانی کامران، تحسین جعفری، پروفیسر مقصود جعفری اور مرحوم خواجہ عبدالغنی بھی پونچھ سے ہجرت کر کے آنے والوں میں شامل ہیں۔

ان صحافی اور ادیب قلم کاروں نے آزاد کشمیر بالخصوص مظفرآباد میں مضبوط ادبی صحافتی روایت کو جنم دیا۔ حالات میں ٹھہراؤ آنے کے بعد آزاد کشمیر میں ادبی انجمنوں کی داغ بیل ڈالی گئی۔ ان ادبی انجمنوں کی ابتدا"بزم اردو"اور"حلقہ ارباب ذوق مظفرآباد" سے ہوتی ہے۔ یہ انجمنیں خواجہ عبدالغنی، ڈاکٹر صابر آفاقی اور خواجہ محمد عثمان کی مساعی کا نتیجہ تھیں۔ ڈاکٹر آمنہ بہار رونا کے مطابق:

> "حلقہ ارباب ذوق میں وہی لوگ شامل تھے جنہوں نے بزم ادب کے قیام میں اہم کردارا ادا کیا تھا۔ اس تنظیم کے قیام میں ڈاکٹر صابر آفاقی اور عبدالغنی غنی کا کردار سب سے اہم تھا۔ ان کے علاوہ اس کے اراکین میں محمد خان نشتر اور وحید چراغ جیسے لوگ شامل تھے۔"(1)

حلقہ ارباب ذوق کے علاوہ بزم فروغ اردو، انجمن ترقی اردو، بزم اقبال ، بزم فکر و دانش، مجلس ادب شمع ادب سوسائٹی اور بزم آزر عسکری وغیرہ جیسی تنظیموں نے نہ صرف علم و ادب کی روایت کو مضبوط کیا بلکہ مختلف رسائل و جرائد کا اجرا بھی کیا۔ ان جرائد میں نامور اہل قلم حضرات کی تخلیقات شائع ہونا شروع ہوئیں۔ ان انجمنوں کے قیام اور رسائل و جرائد کے اجرا سے ان گنت تعداد میں مظفرآباد، پونچھ اور میرپور سے اہل قلم حضرات سامنے آئے۔ ان لوگوں نے اخبارات و جرائد میں نظم و نثر دونوں پر لکھا اور خوب لکھا۔

آزاد کشمیر میں صحافت کے ادبی کردار کے حوالے سے پہلا نام ہفت روزہ" آزاد کشمیر "کا نام آتا ہے۔ اس ہفت روزہ کو نقش اول کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ ہفت روزہ تحریک آزادی کشمیر کا علمبردار تھا۔ لیکن اس میں سیاسی اور سماجی مضامین کے ساتھ ساتھ ادبی مضامین بھی شائع ہوتے تھے۔ اس ہفت روزہ اخبار میں نامور لکھنے والے لوگ شامل تھے۔ ان میں سید بشیر حسین جعفری، ڈاکٹر غلام محی الدین صوفی اور شیخ عبدالعزیز علائی کے ادبی مضامین افسانے اور شاعری چھپتی تھی۔ معروف صاحب دیوان شاعر ڈاکٹر عمادالدین سوز کی معروف غزل بھی اس میں شائع ہوئی:

جس قدر بھر کے نظر دیکھتے ہیں
اک جلوہ ہے جدھر دیکھتے ہیں(2)

یہ اخبار آزاد کشمیر میں صحافت اور ادب دونوں شعبوں میں اپنی خدمات انجام دیتا رہا جس سے اس خطہ میں اردو زبان و ادب کے فروغ میں بڑی مدد ملی۔ یہ اخبار ۱۶بڑے صفحات پر مشتمل تھا۔ معروف شاعر عبدالعزیز فطرت کی ایک غزل" آزاد کشمیر "۱۹۰۴ء میں شائع ہوئی:

ابھی جوئے بادہ ہے پایاب ساقی
ابھی دل نہیں میرا سیراب ساقی
تبسم، نگاہ کرم، دور ساغر
جوئے جمع پھر چندا حباب ساقی(3)

چراغ حسن حسرت کے بھائی سراج الحسن سراج کے اخبار" صادق پونچھ "کو دوبارہ آزاد کشمیر کے ڈیکلریشن پر راولپنڈی سے جاری کیا گیا، جس کے ایڈیٹر ضیاء الحسن ضیاء تھے۔ اس کا اجرا راولپنڈی اور میرپور سے بیک وقت ہوتا تھا۔ اس اخبار میں سیاسی خبریں، تحریک آزادی کشمیر، ادب اور مذہب کے ساتھ

ساتھ معاشرتی اوراصلاحی مضامین بھی شائع ہوتے تھے۔ ریاست میں سیاسی بیداری کے مضامین کے ساتھ ساتھ اس اخبار میں معروف افسانہ نگار شیخ عبدالعزیزعلائی کے افسانے بھی شائع ہوتے رہے ہیں۔

۱۹۵۸ء میں سید امین گیلانی نے ہفت روزہ" ہماری آواز"کے نام سے جو اخبار نکالا۔ اس میں سید غلام حسن شاہ کاظمی اور پروفیسر محمد ایوب انصاری مضامین اور کالم لکھا کرتے تھے۔ اس اخبار کے ۱۷جنوری ۱۹۰۰ءکے شمارہ میں اکبر الہٰ آبادی کی نظم"اے وادی کشمیر "کے نام سے شائع ہوئی:

تو حُسن کا مرکز ہے بہاروں کی امین ہے
جان بخش وطر بنا کر نظاروں کی امین ہے
تو ہے کرہ ارض پہ فردوس کی تصویر
اے وادی کشمیر(4)

سردار فیاض علی عباسی نےمظفرآباد سے اخبار"پاک کشمیر "جاری کیا جس میں سیاسی، مذہبی، معاشرتی اور اصلاحی موضوعات کے ساتھ ساتھ تحریک آزادی کشمیر پر لکھا جانے والا ادب بھی شائع ہوتا رہا۔ اس ہفت روزہ اخبار نے آزاد کشمیر میں سیاسی بیداری کے ساتھ ساتھ اردو زبان و ادب کے فروغ میں بھی نمایاں کردار ادا کیا۔ ۱۴دسمبر ۱۹۵۲ء کو میر عبدالعزیز نے آزاد کشمیر کے ڈیکلریشن پر راولپنڈی سے ہفت روزہ" آواز حق "اور ازا ں بعد ہفت روزہ "انصاف "جاری کیا۔ میر عبدالعزیز میر بڑے منجھے ہوئے صحافی تھے۔ فارسی اور انگریزی زبانوں کا بھی ادراک تھا۔ ان کے ہفت روزہ اخبار نے صحافت و ادب میں شہرت عام حاصل کی۔

بشیر احمد قادری نے ہفت روزہ" پنڈی میل"۱۹۵۲ء میں جاری کیا۔ یہ بیک وقت راولپنڈی اور مظفرآباد سے شائع ہوتا تھا۔ اس میں مختلف شعرا اور نثر نگاروں کی نگارشات شائع ہوتی رہی ہیں۔۱۹۶۸ء میں جلد نمبر ۱۵شمارہ نمبر ۴۲ میں مورخہ ۲۱ اپریل کو محمداعجاز عباسی کی ایک غزل شائع ہوئی جس کے ابتدائی اشعار یوں ہیں:

وہ سمجھے سوال کرتا ہوں
میں بیان اپنا حال کرتا ہوں
دل کہیں ہاتھ سے چلا ہی نہ جائے
رات دن دیکھ بھال کرتا ہوں(5)

اس اخبار میں مختلف شعرا کے قطعات بھی شائع ہوتے رہے ہیں جیسے:

مسکہ " نھتو دھوبی "

علم و ہنر کو سیکھ کر نھتو کرو گے کیا
بھاجی کبھی ملے گی کبھی دال پاؤ گے
اہل جہاں سے سیکھو خوشامدی گری کا فن
مسکہ لگاؤ گے تو یہاں مسکہ کہلاؤ گے (6)

۱۹۶۰ء میں آزاد کشمیر پولیس نے ایک رسالہ "نقیب" کے نام سے جاری کیا۔ انسپکٹر جنرل پولیس راؤ عبدالرشید اس کے نگران، میاں ناصر امجد اس کے ایڈیٹر اور آغا علاؤالدین نائب ایڈیٹر تھے۔ یہ رسالہ صرف دو سال چلا اور ۱۹۶۲ء میں بند ہوگیا۔ عبدالقیوم درانی اس رسالہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"اس رسالہ میں علمی و ادبی معیار پر پورے اترنے والے مضامین شامل کیے جاتے تھے تاکہ پولیس اور جوانوں کے علم و بصیرت میں اضافہ کیا جائے۔(7)

عبدالقیوم درانی مزید بیان کرتے ہیں:

"پروفیسر صابر آفاقی، آزر عسکری اور احمد ظفر کی غزلیں اکثر اس رسالہ میں شائع ہوتی تھیں۔ لطیفے بھی طبع کیے جاتے تھے۔ اس رسالہ میں مستقل عنوانات سے بھی لکھاجاتا تھا۔"(8)

شیخ فقیر حسین نے ۱۹۶۶ء میں حکومت آزاد کشمیر و حکومت پاکستان کی منظوری سے ہفت روزہ" ریاست" جاری کیا۔ اس میں اداریہ کے علاوہ ادبی مضامین اور مختلف شعرا کا کلام بھی باقاعدگی سے شائع ہوتا تھا۔ مثلاً۲۱فروری ۱۹۷۳ء کے شمارہ کے صفحہ آخر پر" شعلہ کشمیر "کے عنوان سے پروفیسر مقصود جعفری کے یہ اشعار شائع ہوئے:

کس طرح اجڑی محبت میں جوانی کیا لکھیں
وادی کشمیر کے غم کی کہانی کیا لکھیں
جوئے ظلم و جور کا جوش روانی کیا لکھیں
عظمت انسانیت ہے پانی پانی کیا لکھیں
یک بیک ہو جائے گی خون جگر سے چشم تر
ہم سے لکھی جائے گی کب داستان کاشمیر(9)

دیگر قابل ذکر اخبارات جو سیاسی اور سماجی مسائل کے ساتھ ساتھ علم و ادب کی بھی آبیاری کرتے رہے ہیں ان میں ہفت روزہ" آغاز"، ہفت روزہ"سرفروش"، ہفت روزہ" قائد"، ہفت روزہ" جمیل"، ہفت روزہ"ابرق"،ماہنامہ" کشمیر ڈائجسٹ"، ہفت روزہ" شعور"، ہفت روزہ"نسیم"، ہفت روزہ" عقاب"، ہفت روزہ" دورجدید"، ہفت روزہ" شمشیر"، ہفت روزہ" ہماری آواز"وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

ان اخبارات میں صحافتی مواد کے علاوہ اردو زبان و ادب کا ایک وافر ذخیرہ موجود ہے۔ آزاد کشمیر اردو صحافت کے تیس سے چالیس سال پرنٹنگ پریس کی سہولت نہ ہونے کے باعث مشکلات اور محرومی کے سال تھے۔ اخبارات شائع کرنے والے اشاعت کا ڈیکلریشن تو مظفرآباد سے لیتے لیکن طباعت یا اشاعت کے لیے انہیں حکومت پنجاب یا حکومت خیبرپختونخواہ سے رجوع کرنا پڑتا۔ اس کے علاوہ دوسری بڑی مشکل مالی وسائل کی کمی تھی۔ لیکن اس کے باوجود اخبارات کے مالکان اپنی بساط سے بڑھ کر صحافت اور اس کے ساتھ ادب کو فروغ دینے کی کوشش کرتے رہے۔

روزنامہ" سیاست مظفرآباد "آزاد کشمیر کی صحافتی تاریخ کا پہلا روزنامہ ہے، جو ۲۴اکتوبر ۱۹۹۴ء کو مظفرآباد سے جاری کیا گیا۔ یہ خالص ریاستی اخبار تھا جس کی خبریں مقامی ہوتی تھیں۔ مقامی لکھنے والے ادب، سیاست، مذہب جس پر چاہیں لکھ سکتے تھے۔ آزاد کشمیر کے معروف محقق، مصنف ، شاعر اور ادیب ڈاکٹر صابر آفاقی، ڈاکٹر افتخار مغل طویل عرصہ تک اس روزنامہ میں ادبی مضامین لکھتے رہے۔ علاوہ ازیں دیگر ریاست کے نامور اہل قلم کی ادبی تحریریں بھی اس اخبار میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ اس اخبار میں شامل ایک مضمون کے اقتباس سے ادبی معیار کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے:

"اقبال نے نظریہ حیات کے ہر پہلو کا مکمل احاطہ کیا ہے اور ساتھ ہی ایک کامیاب زندگی گزارنے کے اصول و ضوابط بھی بتائے جو عصری ضرورت کے مطابق ہیں۔ہماری نسلیں حقیقی معنوں میں انسان بنیں اور ہماری قوم ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہوں ہمیں چاہیے کہ ہم اقبال کے نظریات کو مکمل طور پر اپنائیں اور ان پر عمل پیرا ہوں۔ اس میں ہماری ترقی کا راز مضمر ہے۔ اقبال کے نزدیک تعلیم کا مقصد خودی کی نشوونما اور ترتیب ہے۔(10)

ماہنامہ" ادبیات کاشر"میرپور/کوٹلی سے شائع ہونے والا وہ پرچہ ہے جو خالصتاً ادبی ہے۔ اس کے ایڈیٹر معروف صحافی مظہر جاوید حسن ہیں۔ آزاد کشمیر سے شائع ہونے والے اخبارات میں سے یہ واحد اخبار ہے جو ادبی نقطہ نظر میں اپنا جواب نہیں رکھتا۔ اس میں زیادہ تر نئے لکھنے والوں کو متعارف کروایا جاتا ہے۔ یہ پرچہ ادیبوں شاعروں اور دانشوروں کے سوانحی حالات اور ان کے فن کو اپنے اوراق کی زینت بناتا ہے۔ نئی چھپنے والی تخلیقات پر تبصرے بھی شامل اشاعت ہوتے ہیں اور شاعر یا نثر نگار کا تعارفی انٹرویو بھی شائع ہوتا ہے۔ ۱۶جون ۱۹۹۹ء کی اشاعت میں پہاڑی کہانیوں کی کتاب" پونچھ ناں سرمد "کے مصنف کا خصوصی انٹرویو اور اس تصنیف پر اختر امام رضوی سمیت معروف نقادوں کے تبصرے بھی شائع ہوئے۔ اسی شمارے میں ڈاکٹر معین قریشی کا مضمون بعنوان"چاندنی ہم سفر ہوگی "شائع ہوا جس میں موصوف نے قمر آراسے اپنی ملاقات اور ان کی شاعری کی چیدہ چیدہ خصوصیات کو بیان کیا ہے:

> "قمر آرا کی غزل ان کی شعوری کوشش کا نتیجہ ہے۔ ان کی شاعری میں جہاں رومانس کا عنصر ہے وہاں جہدِ مسلسل کا پیغام بھی ہے۔ ان کا تازہ شعری مجموعہ" چاندنی ہمسفر ہوگی "حمد، نعت ، مناجات اور قطعات کے علاوہ غزلیات پر مشتمل ہے گویا انھوں نے اپنی طبیعت کے برخلاف سنجیدگی کی راہ اپنالی ہے۔(11)

۱۹۹۰ء کے بعد آزاد کشمیر میں نجی ملکیت میں پرنٹنگ پریس لگنا شروع ہوئے۔ ۱۹۹۵ء کے بعد زیادہ تر اخبارات و رسائل و جرائد آزاد کشمیر سے ہی شائع ہونا شروع ہوئے۔ علاوہ ازیں روزناموں کی صورت میں بھی اخبارات کا اجراہونے لگا۔ آزاد کشمیر کا پریس ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔ آغاز میں اسے بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، لیکن اس کے باوجود آزاد کشمیر کے پریس نے حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت آزاد کشمیر سے کئی ہفت روزے اور روزنامے شائع ہو رہے ہیں۔ یہ جرائد اگرچہ پاکستان کے اخبارات وجرائد کے ہم پلہ تو نہیں لیکن آئندہ کی کامیابی کا پیش خیمہ ضرور ہیں۔ آزاد کشمیر سے شائع ہونے والے اخبارات و جرائدنے جہاں تحریک آزاد ی کشمیر، علاقائی تعمیر و ترقی اور سماجی مسائل پر جاندار کردار ادا کیا ہے، وہیں ریاست کے طول و عرض سے ادبی شخصیات بالخصوص نوجوانوں، ادیبوں اور شعرا کے تخلیقی کاموں کو منظر عام پر لانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ کہاجاسکتا ہے کہ انتہائی نامساعد حالات کے باوجود ریاست کے اخبارات و جرائد نے ادب کی جو خدمت کی وہ سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے۔

حوالہ جات

۱۔ آمنہ بہار، سیدہ،رونا، بحوالہ آزاد کشمیر کی ادبی انجمنیں، مولفہ سعدیہ برجیس طاہر، علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی اسلام آباد، 2008ء، ص 93

۲۔ پروفیسر ، ڈاکٹر، محمد عالم ، چوہدری، کشمیر میں اردو زبان و ادب کا ارتقا(تاریخی تناظر میں) نکس میرپور،2021ء، ص390

۳۔ عبدالعزیز فطرت، میر، غزل مشمولہ ہفت روزہ"آزاد کشمیر"، مظفر آباد/راولپنڈی، یکم جنوری 1956ء، ص6

۴۔ اکبر الہٰ آبادی، مشمولہ :آزاد کشمیر میں صحافت مصنف عبدالقیوم درانی، اظہار سنز، لاہور، 2004ء، ص 67

۵۔ ایضاً، ص67

۶۔ ایضاً، ص86

۷۔ ایضاً، ص87

۸۔ ایضاً، ص99

۹۔ ایضاً، ص99

۱۰۔ خواجہ محمد رفیق قادری، اقبال کا تصور حیات، مشمولہ روزنامہ سیاست، ۱۶اپریل 1999ء، ص2

۱۱۔ ڈاکٹر معین قریشی، دیباچہ، سنجیدہ راہوں پر مشتمل ادبیات کاشر، 16جون 1999ء، ص3